سالانہ قیمت تین روپیہ (محصول ڈاک)

جسٹرڈ نمبر ایل ۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۵۱	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۔ ۱۸ دسمبر [illegible]	جلد ۵۲

آمد ثانی

[illegible]

پنجاب میں لازمی اور جبری تعلیم کے خوشگوار نتائج

۹ ضلعوں ۵۳ میونسپلٹیوں اور ۱۰۵ دیہاتی سکول رقبوں میں لازمی تعلیم کی ترویج

لڑکے میدان میں آ رہے ہیں ۔ لڑکیاں پیچھے ہیں

[illegible]

اس حقیقت سے کسی صاحب نظر کو انکار نہیں ہو سکتا کہ تعلیم اور محض تعلیم ہی ہماری تمام کمزوریوں کا علاج ہے یہی وہ نسخہ ہے جو تمام روحانی۔ دماغی اور جسمانی مرضوں سے شفا بخش سکتا ہے۔ اگر تعلیم عام ہو کر اس پیمانہ پر آ جائے کہ ہمارے عوام آئندہ محض کالانعام نہ رہیں بلکہ اپنے نفع و نقصان کو خود سمجھنے کے لائق ہو جائیں تو وہ جھگڑے جو بدقسمتی سے ہندوستانوں میں آئے دن پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ وہ بھی بہت کم پیدا ہوں۔ جہالت کی تاریکی کا دور ہونا اور آفتاب علم کا عوام کے دل و دماغ کو منور کرنا اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں تو پھر قومی ارتقا میں کوئی معمولی سا خطرہ نہ ہوگا۔ "زندہ دلان پنجاب" "زندہ دل" کہلانے کے اسی صورت میں اہل ہو سکتے ہیں جبکہ ان کے دل علم و دانش کے انجیات سے زندہ و جاوید بن جائیں۔

اس مضمون کو پڑھنے سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر ہماری تعلیمی ترقی کی یہ رفتار چند سے تو ہم بھی کوئی وجہ نہیں کہ ہم تھوڑے سے عرصہ میں دنیا کی اعلےٰ ترین ترقی یافتہ قوموں میں شمار ہونے لگیں۔ پنجاب کی موجودہ تعلیمی حالت کا جو صحیح نقشہ اس مضمون میں کھینچا گیا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ نہ صرف صوبہ بھر کے تمام پڑھے لکھے مردوں ہی کو اسے اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ کر تعلیمی جدوجہد میں مزید سرگرمی سے کام لینا چاہئے بلکہ نہایت اچھا ہو اگر ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ نسواں بھی اس کو بغور مطالعہ کرکے تعلیمی سرگرمیوں کی طرف زیادہ توجہ دے۔ مردوں کو تعلیم میں بڑھتے دیکھ کر عورتوں کو پست ہمت نہیں ہونا چاہئے بلکہ رغبت و کوشش سے کام لیکر اپنے آپ کو مردوں کے برابر پہنچانا چاہئے۔

گذشتہ چار سالوں میں طلباء اور درسگاہوں میں حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔ لازمی ابتدائی تعلیم کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے ۲۲-۱۹۲۱ء میں طلباء کی تعداد ۶۵۹۸۹۰ تھی۔ ۲۳-۱۹۲۲ء میں ۹۰۲۰۱۰ تک پہنچ گئی۔ بالفاظ دیگر ۳ سالوں کے اندر ۲۴۳۱۰۹ یعنی ۵۰ فیصدی سے زیادہ کا

اضافہ ہوا۔ ۲۲-۱۹۲۱ء میں ۱۰۹۰۷۶ کا اضافہ ہوا۔ ۲۳-۱۹۲۲ء میں ۲۸۸۰۱۵ تھی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہندوستان کے کسی صوبہ میں سالہائے مذکورہ میں اس قدر اضافہ نہیں ہوا۔ مندرجہ ذیل نقشہ سے معلوم ہوگا کہ ۲۳-۱۹۲۲ء میں پنجاب کے طلباء میں جو ازدیاد ہوئی وہ مدراس سے تقریباً دوگنا تھی

نام صوبہ	۲۱-۱۹۲۲	اضافہ یا کمی	۲۳-۱۹۲۲	اضافہ یا کمی
مدراس	۱۸۳۵۰۲۲	+۳۵۱۶۲	۱۹۱۵۱۱۰	+۸۰۰۸۸
بمبئی	۹۵۸۳۹۲	+۰۸۵۶۵	۹۷۳۷۶۰	+۱۵۳۶۸
بنگال	۱۸۹۲۱۵۳	-۵۲۹۹۷	۱۹۵۰۹۲۹	+۵۸۷۷۶
صوبہ جات متحدہ	۱۰۲۹۵۶۵	-۱۸۱۹۷	۱۰۸۰۹۵۱	+۵۱۳۸۶
پنجاب	۹۲۶۶۹۰	+۶۹۱۴۰۱	۱۰۷۶۹۷۸	+۱۵۰۲۸۸
برہما	۵۶۲۶۲۵	+۵۳۳۴۴	۵۵۸۸۵۲	-۳۷۷۳
بہار و اڑیسہ	۸۱۰۳۸۳	-۱۷۶۳۷	۸۴۴۰۲۶	+۳۳۶۴۳
صوبجات متوسط اور برار	۳۲۳۳۰۳	-۱۷۳۸۲	۳۳۰۵۰۱	+۷۴۸۴

امید ہے کہ مندرجہ ذیل نقشہ اس لحاظ سے نہایت سبق آموز ثابت ہوگا کہ اس میں پرائمری، ثانوی اور کالج کی جماعتوں میں زیر تعلیم طلباء کی پنج سالہ ترقی دکھلائی گئی ہے اور بالغ اشخاص کی ترقی تعلیم کے اعداد بھی معنی خیز ہیں۔

	۱۹۲۱	۱۹۲۲	۱۹۲۳	۱۹۲۴	۱۹۲۵
(الف) پرائمری	۳۴۳۰۳۰	۳۹۲۳۰۵	۴۸۵۹۱۵	۴۸۸۹۶۲	۴۸۸۸۹۲
بالغ اشخاص	-	-	۱۷۷۷۹	۳۰۹۳۱	۲۱۹۹۱
(ب) سیکنڈری	۳۰۳۵۹۱	۳۳۳۲۹۲	۳۹۰۵۳۵	۳۹۸۷۲۳	۳۵۳۲۱۵
(ج) کالج کی جماعتیں	۶۳۱۰	۶۲۳۵	۶۴۰۴	۷۲۹۴	۸۵۷۲
	۶۵۱۷۳۹	۷۲۰۹۳۲	۸۷۰۳۳۰	۸۳۴۹۲۰	۹۱۲۵۷۰
	-	+۶۹۱۹۳	+۱۴۹۳۹۸	+۹۳۵۹۰	+۷۷۶۵۰

نوٹ:- مذکورہ بالا اعداد و شمار میں وہ طلباء شامل نہیں ہیں جو میڈیکل۔ نارمل۔ انجینئرنگ ٹیکنیکل۔ انڈسٹریل اور دیگر خاص درسگاہوں میں زیر تعلیم ہیں۔

دیکھو صہ

نورافشان

مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء

اناجیل ثلاثہ اور مسیح کلمۃ اللہ

جگہ کی قلت کے باعث ہم پادری برکت اللہ صاحب کا مضمون ناظرین کرام کے فائدہ کے لئے ایڈیٹوریل کالم میں درج کرتے ہیں۔ امید ہے کہ بہتوں کے فائدہ کا موجب ہوگا۔ ایڈیٹر۔

گذشتہ سال جب ہم اپنے مضمون "لوگوس اور مسیح کلمۃ اللہ" کو ختم کر چکے تو ہم کو ایک صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ خواجہ کمال الدین صاحب پہلی تین اناجیل یعنی انجیل متی و انجیل مرقس و انجیل لوقا کو معتبر جانتے ہیں گو آپ انجیل چہارم کے قائل نہیں لیکن ہم اتمام حجت کے لئے اس مضمون میں اناجیل ثلاثہ کو لیکر انشاء اللہ یہ ثابت کریں گے کہ تجسم اور الوہیت مسیح کے مسئلہ میں اناجیل ثلاثہ اور انجیل چہارم متفق ہیں اور ان میں ہرگز اس امر میں تخالف نہیں ہے جس طرح انجیل چہارم میں خداوند یسوع مسیح کی شخصیت کو مرکزی جگہ دی گئی ہے۔ ویسے ہی پہلی تین اناجیل میں خداوند مسیح کی تعلیم کا مرکز اس کی اپنی شخصیت ہی ہے یہ بات کو سطور ذیل میں واضح کر دیا جائیگا۔

انجیل اول و سوم خداوند مسیح کی معجزانہ پیدائش کا ذکر کر کے انجیل چہارم کے دعاوی کی باسلوم مصدق ہیں لیکن یہاں اختصار کی خاطر ہم صرف چند آیات کا ذکر کرینگے جن سے غیر متعصب شخص پر واضح ہو جائیگا کہ اناجیل ثلاثہ خداوند مسیح کے ان جملہ دعاوی کی مصدق ہیں جنکا ذکر بتفصیل انجیل چہارم میں موجود ہے۔

(۱) انجیل اول ۷: ۲۲۔ اس دن بہتیرے مجھ سے کہینگے۔ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی۔ اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے۔ اس وقت میں ان سے صاف کہدونگا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔

(۲) متی ۹: ۶۔ ابن آدم کو زمین پر گناہوں کے معاف کرنے کا اختیار ہے۔

(۳) متی ۱۰: ۱۔ اس نے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس بلا کر انہیں ناپاک روحوں پر اختیار بخشا کہ ان کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دور کریں۔

(۴) متی ۱۰: ۳۷۔ جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں جو کوئی اپنی صلیب نہ اٹھائے اور میرے پیچھے نہ چلے وہ میرے لائق نہیں ... جو کوئی میرے سبب اپنی جان کھوتا ہے اُسے بچائیگا۔

(۵) متی ۱۱: ۲۷۔ میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا ہے اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوائے باپ کے اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوائے بیٹے کے اور اس کے جس پر بیٹا اسے ظاہر کرنا چاہے

(۶) متی ۱۳: ۴۱۔ ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا۔

(۷) متی ۱۶: ۲۷۔ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئیگا۔ اس وقت ہر ایک ... کو اس کے کاموں کے موافق بدلہ دیگا۔

(۸) متی ۱۸: ۲۰۔ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہونگے وہاں میں ان کے بیچ میں ہوں۔

(۹) متی ۲۰: ۲۸۔ ابن آدم اس لئے ... آیا کہ ... اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔

(۱۰) متی ۲۵: ۳۱۔ جب ابن آدم اپنے جلال میں آئیگا اور سب فرشتے اس کے ساتھ آئینگے تو اس وقت وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا۔

(۱۱) متی ۲۱: ۳۷۔ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کرینگے۔

(۱۲) متی ۲۲: ۴۵۔ داؤد اس کو خداوند کہتا ہے۔

(۱۳) متی ۲۶: ۲۸۔ یہ عہد کا میرا وہ خون ہے جو بہتیروں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔

(۱۴) متی ۲۶: ۶۴۔ تم ابن آدم کو قادر مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے۔

(۱۵) متی ۲۸: ۲۰۔ دیکھو میں دنیا کے آخر تک تمہارے ساتھ ہوں۔

(۱۶) لوقا ۲۱: ۱۵۔ میں تمہیں ایسی زبان اور حکمت دونگا کہ تمہارا کوئی مخالف سامنا کرنے یا خلاف کہنے کا مقدور نہ رکھیگا۔

(۱۷) لوقا ۲۴: ۴۹۔ دیکھو جس کا میرے باپ نے وعدہ کیا ہے میں اس کو تم پر نازل کرونگا۔

اختصار کی خاطر ہم نے صرف چند آیات پر ہی اکتفا کی ہے اور بخوف طوالت ہم آیات مذکورہ بالا میں سے صرف ایک آیت کی مختصر طور پر تشریح کرینگے تاکہ قارئین کرام پر روشن ہو جائے کہ جملہ دعاوی

جو انجیل چہارم میں ہم کو ملتے ہیں وہ اناجیل ثلاثہ میں بھی موجود ہیں۔

یہودی خیالات کے بموجب صرف خدا تعالےٰ ہی "بادلوں پر سوار ہو سکتا تھا"۔ وہ اپنے بالاخانوں کو پانیوں میں بناتا ہے اور بادلوں کو اپنی رتھ ٹھہراتا ہے اور ہوا کے بازؤں پر وہ سیر کرتا ہے۔ (زبور ۱۰۴: ۳) پس متی ۲۶: ۶۴ میں سردار کاہن کے سامنے خداوند مسیح کا اپنی زبان معجز بیان سے یہ فرمانا کہ تم "ابن آدم کو ۔ ۔ ۔ ۔ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے" صرف یہی معنے رکھتا ہو کہ وہ خدا کے خاص حقوق اپنے اختیار میں رکھتا تھا تب ہی سردار کاہن نے جب یہ الفاظ خداوند کی زبان سے سنے اُس نے اپنے کپڑے پھاڑے اور کہا "اس نے کفر بکا ہے ۔ ۔ ۔ دیکھو تم نے ابھی یہ کفر سنا ہے۔"

۲۔ کئی آیات مندرجہ بالا میں ہم کو صاف طور پر مسیح کے جلالی دعاوی ملتے ہیں۔ خداوند قیامت کے دن لوگ مخاطب ہو کر جواب دہی کریں گے۔ خداوند گناہوں کے معاف کرنے کا اختیار ہے وہ اوروں کو پاک روحوں پر اختیار بخشتا ہے۔ باپ اور ماں بھائی اور بہن کے مطالبات کو اپنے دعاوی کے بعد جگہ دیتا ہے۔ سب کچھ اُسے سونپا گیا ہے اور سوائے اُس کے باپ کا کسی کو علم نہیں۔ جس پر وہ خود ظاہر کرے وہ قیامت کے دن جلال کے ساتھ بادلوں پر آئیگا اور ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مطابق بدلہ دیگا۔ وہ زبان اور حکمت عطا کرتا ہے۔ روح القدس کو مومنین پر نازل فرماتا ہے۔ اس کا خون دنیا کے گناہوں کے لئے ہے۔ حضرت داؤد جیسا برگزیدہ پیغمبر اس کو خداوند کے نام سے یاد کرتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ وہ دنیا کے آخر تک ہمارے ساتھ ہے اور جہاں دو یا تین اس کے نام پر اکٹھے ہوں وہ وہاں حاضر ہونے کا وعدہ کرتا ہے۔ غرضیکہ کل الٰہی صفات حاضر و ناظر ہونا۔ قیامت کے دن عدالت کے تخت پر بیٹھنا اور بیٹے کے جلال کا ہونا۔ فرشتوں کو بھیجنا وغیرہ

کو معاف کرنا۔ روح القدس کا نازل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اناجیل ثلاثہ کے مطابق خداوند مسیح کی پاک ذات میں پائی جاتی ہیں

پس خواجہ کمال الدین صاحب کا یہ قول کہ عیسائی فلسفہ کی بنیاد جس سے مسئلہ تثلیث اٹھایا گیا کچھ تو انجیل یوحنا کی چند آیات اور کچھ پولوس کی تحریرات نے ڈالی تھی (ینابیع المسیحیت صفحہ ۱۰۰) بالکل غلط ہے۔ خداوند یسوع مسیح کے مجسم اور الوہیت کی بنیاد نہ انجیل چہارم کے مصنف نے اور نہ ہی مقدس پولوس کی تحریرات نے ڈالی تھی۔ بلکہ خود خداوند مسیح کے اقوال و افعال نے ڈالی تھی جو اناجیل ثلاثہ میں بھی مندرج ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ قسط میں ہم اسکو زیادہ واضح کرینگے۔

برکت اللہ

ضرورت ہے

یو۔ پی سرکل کے واسطے چند ہوشیار تعلیم یافتہ انگریزی دان اور بااعتبار اشخاص کی ضرورت ہے ذیل کے کاموں کے واسطے ڈسٹرکٹ مینیجرس صاحبان سپروائزر سکریٹریں مینیجرس۔ مینیجرس صاحبان کی تنخواہ ۵۰ روپے سپروائزرس ۴۰ سکریٹریں ۲۵ اور ہر کارہ پروائزر کو چند سو قسطوں کے حصہ کمپنی سے خریدنا ہوگا جن صاحبان کو اس کمپنی میں کام کرنا منظور ہے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کیجئیگا۔

مسٹر آر۔ ڈے سپرنٹنڈنٹ دی ٹریڈ یونین لون کمپنی لمیٹڈ (یو۔ پی سرکل) الکلز گنج ڈاکخانہ ہاپڑ ضلع میرٹھ

لکھنؤ ۹ دسمبر نے میونسپل بورڈ کا جلسہ منعقد ہوا اور پنڈت نرائن ناتھ سار گو کو دو ووٹوں کی کثرت سے صدر منتخب کیا گیا۔

شاہدرہ دہلی کی بپٹسٹ کلیسیا کا عظیم الشان جلسہ

بزرگان و ناظرین نور افشاں پر امر و مخفی نہ رہے کہ یہ غیر ممکن ہے کہ جلسہ مذکور کی کل کارروائی تحریر کروں۔ تاہم نہایت ہی مختصر کیفیت ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ کس طرح خدا نے اپنا جلال ظاہر فرمایا۔ خدا کا شکر ہے کہ امسال شاہدرہ دہلی کی غریب دیہاتی بپٹسٹ کلیسیا نے اپنی روحانی تازگی اور خداوند کے جلال کے لئے اپنا چھٹا سالانہ جلسہ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو مقرر کیا اور جماعت کی طرف سے جناب جگ پادری متھائیل داس صاحب مشنری شاہدرہ نے بڑے جوش و خلوص اور کھلے دل سے جلسہ کو کامیاب کرنے کی کوشش کی۔ بیرونجات سے مشہور و معروف لیکچرار صاحبان کو دعوت دی چنانچہ دہلی سے مولوی احمد مسیح صاحب پادری انبالہ چھاؤنی سے جناب پادری عبدالحق صاحب قادیانی اور دہلی سے جناب پادری وینگلش صاحب کو اور تغلق آباد دہلی سے جناب پادری ایس۔ ایم۔ پال صاحب دہقان اور زنانہ میٹنگ کے لئے ریاست دھولپور سے مس میٹلی صاحبہ کو دعوت دی اور خدا کے فضل سے یہ تمام اصحاب عین وقت پر تشریف لائے۔ پادری صاحب موصوف نے جلسہ مذکور کی عام دعوت تمام اخبار کے نام مضامین ایک ہفتہ پیشتر چھپوا کر تقسیم و چسپاں کرادی اور اپنی حیثیت و قابلیت کے موافق شامیانہ۔ دریاں اور میز کرسیوں اور گیس کی روشنی کا معقول انتظام کیا اور تمام صاحبان کے رکھنے و تکلیف دیکھ کر کھانے اور چائے پانی کی دکانیں لگوا دیں۔ جہاں مناسب قیمت لی جاتی تھی اور دیہاتی مسیحی بہنوں کے لئے تاکہ مطلق خدا کے حضور گھٹنے ٹیکتے رہے۔ ناظرین پر واضح ہو کہ ۱۰ بجے روز صبح زنانہ میٹنگ کو مس میٹلی صاحبہ

اور مسز داس اور مس مورگن صاحبہ جاے انکے ساتھ انجام دیتی رہیں جس شکرگزاری کام میں بڑی مدد ہوئی اور بروز جمعہ صبح کو ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک افتتاحی جلسہ ہوا۔ جس میں شاہدرہ اور گرد و نواح کے گاؤں کے تقریباً ۵۰۰ مسیحیوں نے جلسہ میں شرکت فرمائی اور چند مسلمانوں کا بھی گروہ جلسہ میں نظر آیا اور عبادت مسیحی گیتوں اور سریلے راگوں سے شروع ہوئی اور جناب پادری ڈی وھیگلٹن صاحب لاہوری نے قریب ۳۰۰ آدمیوں کے روبرو اپنا مضمون پیش کیا کہ خدا کا پیار بنی آدم کے ساتھ کیونکر ظاہر ہوا اور اس کا کیا مدعا تھا۔ پادری صاحب نے اپنی طرز تقریر میں معقول دلائل سے ظاہر کر دیا کہ جب تک مسیحی محبت کے ذریعہ سے خدا سے رشتہ قائم نہ کریں تب تک کوئی شخص اس کی پوری پہچان اس دنیا میں حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ساتھ ہی آپ نے مسیحیوں کی ذمہ داری کا نقشہ پیش کیا۔ غرض اس پہلے اجلاس میں فی الحقیقت لوگوں میں عجیب پیار اور جوش پیدا ہوا جس کے لئے ہمیں خدا کا شکر کرنا چاہئے

دوسرا اجلاس جمعہ کے دن ۳ بجے سے ۷ بجے شام تک ہوا۔ دعا کے بعد جناب پادری ایس۔ ایم پال افغان صاحب پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے۔ خداوند کریم نے آپ کے چہرے پر عجیب رونق بخشی ہے جس کے ساتھ ہی آپ کو علم و فضل سے بھی معمور فرمایا ہے۔ آپ نے اپنے مضمون پر جو مسیحی مذہب کے عالمگیر ہونے کی بابت تھا نہایت دلچسپ پیرایہ میں پورے ایک گھنٹہ تک بڑی فصاحت سے تقریر کی اور کئی ثبوتوں سے اعلیٰ دلائل کے ساتھ قریب ۵۰۰ آدمیوں کی جماعت کے سامنے مسیحی مذہب کو عالمگیر مذہب ظاہر کیا اور کتب مقدسہ سے حوالے دیکر ثابت کیا کہ انسان کی جسمانی و روحانی ضروریات کو مسیحی مذہب ہی پورا کر سکتا ہے۔ اور خداوند یسوع مسیح کی پاک و بے عیب زندگی کا خاکہ ایسے بے پیرایہ سے پیش کیا کہ جس سے تمام مذہب کے بانیوں کی بنی آدم کو ضرورت نہ رہی۔ لیکن افسوس کہ تقریر کے اختتام پر جناب مولنا مولوی محمد حسن قادیانی صاحب کے دماغ نے چکر کھایا۔ اور مناظرہ کے لئے آگے بڑھے اور فضول باتیں یعنی اگر مسیحی لوگ زیادہ ہیں تو کیوں دو بیماروں کو نہیں بٹھا دیتے وغیرہ پیش کرنے لگے۔ اس پر جناب پادری صاحب نے خندہ پیشانی سے مولنا صاحب کو مطیت کی معقول دلیلوں سے ایسے دندان شکن جواب دیئے کہ مولنا کو بیٹھتے کے دینے پڑ گئے اور بیچارہ کا چہرہ لال ہو گیا۔ اور چونکہ مولنا صاحب منتظم بھی ہو گئے اس لئے اپنے شک کو رفع کرنے کو رات کے وقت اجازت چاہی۔ چنانچہ اسی دن رات کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک اجلاس منعقد ہوا اور بعد دعا کے جناب پادری عبدالحق صاحب فاتح قادیان نے پلیٹ پر کھڑے ہو کر کامل ایک گھنٹے تک منطقانہ و فلسفانہ دلائل کے ساتھ کفارہ پر تقریر کی اور ثابت کیا کہ کفارہ کی ضرورت ہم گنہگاروں کے لئے ہے۔ آپ کی تقریر کو ۵۰۰ کے قریب آدمیوں نے خاموشی کے ساتھ سنکر آپ کے علم کی داد دی۔ بعد تقریر کے پھر مولنا مولوی محمد حسن قادیانی اپنے ارمان نکالنے کے لئے مقابلہ پر آنے لگے اور بیہودہ اعتراضات پیش کئے لیکن پادری عبدالحق صاحب شیر پنجاب اور فاتح قادیان نے دلائل سے مولنا صاحب کو ایسا گھیرا کہ خود کہہ اٹھے...

مولانا صاحب کی شکست کو تسلیم کیا اور صلیب کی فتح ہوئی۔ جس کے لئے خداوند یسوع کا شکر ادا کرتے ہیں کہ جس نے ہماری امید سے بڑھکر ہم کو برکت اور کامیابی عنایت کی۔ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ لوگ خاموشی سے دل لگا کر آخر تک پیغام سنتے رہے

دوسرے دن بروز سنیچر ۱۰ اکتوبر کو ۹ سے ۱۲ بجے تک اور دعا کے بعد جناب پادری ایس۔ ایم پال صاحب پلیٹ فارم پر آئے اور صاحب موصوف نے تقریباً ایک گھنٹے تک عالمانہ طرز پر فصاحت و بلاغت کے ساتھ تواریخی ثبوتوں سے قریب ۵۰۰ آدمیوں کی جماعت کے سامنے بائبل مقدس کی عدم تحریف پر لکچر دیا اور آپ نے عمدگی سے کہا کہ وہی اصلی بائبل ہے جو شروع سے مسیحیوں کے پاس رہی۔ جس کے اصلی نسخے امریکہ و انگلستان کی لائبریریوں میں آج تک موجود ہیں اور محمد صاحب جو اپنے زمانہ میں مسیحیوں کی صحبت میں رہے انہوں نے بھی مسیحی دین کی بہت سی آئتیں سنکر قرآن میں درج کیں۔ غرض پادری صاحب کی تقریر کا سب حاضرین جلسہ کے دلوں پر نقش جم گیا اور بیان مذکورہ سے مسیحی برادری کو بہت تازگی اور خوشی ہوئی۔ تقریر کے بعد جناب سکریٹری انجمن اصلاح المسلمین دہلی نے کھڑے ہو کر چند اعتراض کئے اور بڑے فخر کے ساتھ قرآن میں چند قرآنی آیات پڑھ کر سنائیں۔ جن کے جواب پادری صاحب نے عالمانہ طرز سے تقریر کی اور جناب کی غلط بیانی کو دور کیا۔ جب حاضرین نے دیکھا کہ مولوی صاحب اپنے دین و قرآن کی حفاظت نہ کر سکے تو ساری جماعت ایک زبان ہو کر جناب پادری ایس۔ ایم۔ پال کے گن گانے لگی۔

دوسرا اجلاس سنیچر کو ۳ سے ۶ بجے تک ہوا اور دستور کے موافق دعا کے بعد جناب پادری ڈی وی دھیگلٹن صاحب پلیٹ فارم پر تشریف لائے اور ایک گھنٹے تک آپ نے نہایت سادہ و دلچسپ الفاظ میں مضمون نجات پر معقول تقریر کی کہ تمام سامعین کا شوق بڑھ گیا اور آپ کی تقریر نے لوگوں کے دلوں میں جگہ حاصل کر لی۔ بعد لکچر کے پنڈت دھرم بھکشو آریہ پرچارک نے نہایت تیز اور چرب زبانی سے پادری صاحب کی تقریر پر اعتراض کئے۔ لیکن اس سے پیشتر

یہ بتانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت رامچندر جی آریہ اپدیشک دہلی جن پر آریوں کو بڑا ناز تھا اس موقعہ پر جلسہ میں تشریف فرما تھے۔ لیکن افسوس کہ وہ فتح صلیب کا حال سُنکر اور پادری ڈی ویگنٹس صاحب تاڑی کی صورت دیکھکر مباحثہ کرنے سے ڈر گئے اور پنڈت دھرم بھکشو کو اپنی حکمت وچترائی سے مناظرہ کے لئے آگے کر دیا کہ بیچارے کی پادری صاحب کے ہاتھ سے خوب گت بنے۔ اب جناب پادری صاحب نے ویدوں اور دیانند صاحب کی ستیارتھ پرکاش سے ہر ایک بات میں حوالجات کی جھڑی لگا دی جسکو کہ پنڈت جی کو دشوار ہوگیا۔ اور وید داداد کی وہ صفائی کی کہ تین میں سینکڑوں خدا ثابت کرڈالے۔ جنکا اقرار پنڈت جی کو خود کرنا پڑا۔ جس کے ساتھ ہی پادری صاحب نے پنڈت دھرم بھکشو کی حیثیت کی خوب گت بنائی اور پادری صاحب نے ثابت کر دیا کہ انسان کی نجات کرم ہی سے نہیں بلکہ مفت خدا کے فضل سے ملتی ہے۔ جو کہ یسوع مسیح میں ظاہر ہوئی اور ایمان لانے والے پر حاصل ہوتی ہے۔ شکر ہے لوگوں کے سمجھنے سے۔

تیسرا جلاس ۸ سے ۱۰ بجے رات تک ہوا۔ اس وقت مسیحی پریم سبھا کا دو نفقدہ جلسہ میں ہوا۔ شروع میں ایک گیت گایا گیا۔ اور دعا مانگی گئی۔ بعد ازاں چند نوجوانوں نے چند نظمیں پڑھکر سنائیں اور اپنے سریلے گیتوں اور بھجنوں سے جلسہ کو رونق دی۔ اور پادری ڈی ویگنٹس صاحب آرٹری نے حاضرین پریم سبھا کی آزادگی وبیداری کے لئے درس دیا جس سے جماعت خوش ہوئی۔ بعد دعا کے پادری مقابل داس صاحب کی طرف سے جماعت کو چائے بسکٹ بند وپان وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ اور شکر گذاری کی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

۱۱ اکتوبر بروز اتوار ۹ بجے صبح عام عبادت ہوئی۔ شروع میں کئی گیت گائے گئے اور دعا کی گئی۔ بعد میں جناب پادری ایس ایم پال صاحب افغان نے نہایت ہی سنجیدگی سے بائبل کے کلام مقدسہ ہونے پر کلیسیائی درس دیا اور اس سے کلیسیا کو فیض بے بہا حاصل ہوا۔ وعظ کے بعد ساری جماعت ونش کے پاس گئی اور جناب پادری اے۔ ای ہیبرڈ صاحب دہلی نے اپنے دست مبارک سے عورت مرد کو بپتسمہ دیکر کلیسیا میں شریک کیا۔ اس کے بعد ۹ بچوں کی مخصوصیت کی اور آخر میں صاحب موصوف نے بڑی سنجیدگی و خاموشی سے حاضرین کو عشاء ربانی کی رسم میں شامل کیا اور برکت کے کلمے سے عبادت ختم کی۔

آخری اجلاس ۳ سے ۵ بجے شام تک اتوار کو ہوا۔ بعد دعا کے جناب پادری عبدالحق صاحب فاتح قادیان نے قریب ایک گھنٹے تک الوہیت مسیح پر لکچر دیا۔ اور نہایت جوش وخروش سے تقریر کی۔ منطقانہ وفلسفیانہ دلیلیں پیش کیں اور اُن دلیلوں کو کوئی نہ توڑ سکا۔ اور خداوند مسیح کی الوہیت کو ثابت کیا اور سکرٹری انجمن اصلاح المسلمین نے چاہا کہ وہ پادری صاحب سے کچھ مناظرہ کریں مگر آپ زیادہ منطق سے واقفیت نہ رکھتے تھے۔ اس وجہ سے آپ معترض نہ ہو سکے اور خدا کے فضل سے بڑی محبت وبرادرانہ الفت سے یہ جلسہ برخاست ہوا ہم تہ دل سے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہماری امید سے بڑھکر اپنے جلال کو ظاہر کیا۔ آمین ثم آمین۔

آخر میں مولوی احمد مسیح صاحب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے بحیثیت چیرمین کے اپنے فرائض کو نہایت خوبی سے ادا کیا اور پادری اے۔ ای ہیبرڈ صاحب کی جدوجہد اور جانفشانی کے لئے بھی شکریہ ادا کرنا فرض ہے کہ جو دو ماہ سے اور برد پڑے اور اپنی خیرات سے جاری رکھتے رہے اور نیز بزرگ پادری مقابل داس صاحب اور ان کی میم صاحبہ کو بھی شکریہ کی مستحق ہیں جن کی کوشش سے تعصب مکانوں میں جلسوں طرف سے جلسہ والے شغلین کی دعوت ہوگئی۔ آخر میں دعا ہے کہ خدا اس کام کی سرمایہ برکت بخش دے آمین

نیازمند فرینکلن جولیس ججا سکرٹری
شاہدرہ

اشتہار

تصحیح

گذشتہ اشاعت میں غلطی سے یہ چھپ گیا ہے کہ این ایم ایس سیل میں دو سو آدمی شامل ہوئے دراصل سیل میں قریباً ۵۰۰ اور کنسرٹ میں ۲۰۰ نفوس شامل تھے۔ آمدنی قریباً ۲۰۰ روپیہ ہوئی

آنریری سکرٹری
لیڈیز آگو لٹری

کیوں گوشت ضرور کھانا چاہئے؟

آریہ سماجی دنیا میں عظیم الشان جلسہ

اندنوں اہل ہنود کا ہندوؤں اور غیر ہندوؤں والوں سے تمام جھگڑا اور اظہار گوشت خوری پر ہے۔ غیر ہندوؤں یعنی مسلم اور مسیحی جماعتوں سے لوٹنے کے لئے گائے کا گوشت کھانے پر معترض ہو جاتے ہیں اور گو سارا سال پیدا کر لیا اگر بقرعید کے دن گائیوں کو بچانے کے لئے مسلح صف آرائیاں کرتے ہیں۔ دنیا میں ان کو سوائے گائے کے کسی دوسرے جانور اور پرندہ میں شاید جان ہی معلوم نہیں ہوتی۔ نشے مرغیاں۔ بکریاں وغیرہ تو بیدھڑک کھا جاتے ہیں۔ مگر مسلموں و مسیحیوں کی گاؤ خوری پر سارے ہندوستان میں شور مچا رکھا ہے۔

گوشت خوری پر خانہ جنگی

مگر جب گھر میں اہل ہنود جھگڑتے ہیں تو وہاں سوال کی نوعیت اس سے بالکل ہی مختلف ہوتی ہے۔ آریہ سماج میں گوشت خوری پر دو پارٹیاں جھگڑتی ہیں۔ ایک کو گھاس پارٹی اور دوسری کو ماس پارٹی کہا جاتا ہے۔ یعنی ایک گوشت خوری کے خلاف اور دوسری اُس کے حق میں ہے وہ آئے دن گوشت پر ہی جھگڑتے رہتے ہیں اور وہاں گائے اور بکری کے گوشت کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ ماس پارٹی گوشت خوری کے حق میں اور اُس کے معاونوں کی جمعیت بھی زیادہ ہے۔

اس وقت ہمارے سامنے پرکاش کا ملاپ نمبر ... ۱۴ ہے۔ اس میں سے ہم چند سطور ذیل اقتباسات نقل کر کے ثابت کرینگے کہ بعض آریہ سماجی پیدتوں کے نزدیک

ضرور ہی گوشت کھانا چاہئے

ان حالات میں دونوں پارٹیوں میں اتفاق ہو ہی نہیں سکتا۔ پہلا پڑا اختلاف ماس خوری کا ہے دوسرا اختلاف یہ ہے کہ . . . .

. . . .

. . . .

. . . کالج پارٹی کے پڑھے سے پڑے اپدیشک ایک استری کی موجودگی میں دوسری استری سے بیاہ کرانے کے اس پرواہ کو دید انکول (یعنی مطابق وید) بیان فرماتے ہیں . . . جب تک ماس بھکشن کا سوال حل نہ ہو جائے ملاپ کبھی نہیں ہونا چاہئے . . . میں تو وہ پارٹی کا ہوں نہ میں ماس پارٹی کا ہوں نہ گھاس پارٹی کا . . . پنڈت جگت رام جی پردیپ کے سامنے جب بھی ماس کا سوال آیا تو وہ یہی کہتے کہ برہمنوں کو چھوڑ کر سب کو ماس کھانا چاہئے اور **کھشتریوں کو تو ضرور ہی کھانا چاہئے**۔

. . . ایک دن آریہ سماجی مہاشے پنڈت جگت رام جی کے پاس آئے اُس وقت پنڈت جی ماس کے وشے میں بات چیت کر رہے تھے اور یہی کہہ رہے تھے کہ برہمنوں کو چھوڑ کر **اور سب کو ماس کھانا چاہئے**۔ اس پر مہاشے نے کہا کہ ہمارے دل میں جو آپ اس طرح ماس کے وشے میں نہ کہیئے گا . . . ورنہ لوگوں پر بہت اثر پڑیگا۔ تو پنڈت جی نے اُس کے جواب میں کہا کہ اپنے آپ تو میں کچھ کہونگا نہیں۔ ہاں اگر کوئی مجھ سے پوچھیگا تو میں ضرور کہونگا کہ برہمنوں کو چھوڑ کر **اور سب کو ماس کھانا چاہئے**۔

۱۹۱۸ء میں جب لاہور آیا اور سارا کل سماج میں قیام کر گیا۔ سماج کے پنڈت جگت رام جی تھا پنڈت ستان چند جی اور ایک آریہ سماجی علاج گہری ہوکر رہے تھے . . . بعد ماس بھکشن کے وشے میں بات چیت ہونے لگی۔ پنڈت ستان چند جی نے فرمایا کہ

ایک بیوپاری اور برہمن کو چھوڑ کر **باقی سب کو ماس کھانا چاہئے**۔ اور اپنے آپ بھی ماس کے بھکشن (گوشت خوری) کے فوائد بیان کرنے لگے . . . پنڈت جی نے فرمایا کہ جب تک ہندو ماس کھاتا رہے نہیں کھائینگے تب تک . . . . نہیں ہو سکتی . . . (یہاں مسلمانوں کی کثرت اور دو اہلی کو نگاہ رکھنے سے بچایا گیا ہے۔ مگر اس مضمون کو بعینہ شائع نقل کرنا مناسب نہیں۔ تقانی) . . . اس لئے ہندوؤں کو ماس کھانا چاہئے۔ خوب کھانے چاہئیں جس سے وہ بھی . . . . . مسلمانوں کو روک سکیں . . . پنڈت جگت رام جی نے فرمایا کہ

جن ولایتوں میں ماس کھانے کا رواج ہے

اور وہ لوگ ماس نہیں چھوڑ سکتے کیا ان کو آپ آریہ سماجی نہ بنائینگے؟ اور فرمایا کہ گورو دت جی اپنے گھاس پارٹی والے بھی دھرم کا پرچار کرتے ہیں۔ اور میں خود بھی دھرم کا اچھا سا پرچار کرتے کرتے لنکا سے ہو گیا ہے۔ اسی طرح یہ علاج بھی ہو جائیگا۔ اور فرمایا کہ لاہور کے کسی رانی . . . بابو ہری چند کے ٹوپے مگر راستے میں وہ انگریزوں کو ترجیح دیتے ہیں ان کو میں برہمن سمجھتا ہوں۔ کیونکہ وہ دان بہت کرتے ہیں . . . میرے جواب میں پنڈت جگت رام جی نے فرمایا کہ میں آپ کو

ویدوں کے منتروں سے منتر

دکھلا سکتا ہوں جن میں ماس کھانے کا سپشٹ ورنن (صریح ثبوت۔ تقانی) ہے۔ اور کہا کہ پنڈتوں میں بھی یہ آنا کرنا چاہئے کہ میرا دھکا پارٹی والوں میں وہ **ماس اور چاول کھائیں** . . . ان میں ایک دو کالج پارٹی کے اپدیشک آگئے . . . تبھی ماس بھکشن کا پکش (یعنی گوشت خوری کی حمایت کرنے۔ تقانی) لینے لگے . . . . .

پرسنگ کو پیدا ہی رہا تھا . . . مہاشہ دھرم پال جی نے اٹھ کر کہا کہ جیسا ماس کھانے کا کھنڈن ہوتا ہے۔ تقانی اکیلا کہا کہ ماس کو کھانا کتوں کا کام ہے منتروں کا نہیں۔ مہاشہ دھرم پال کا یہ کہنا تھا کہ . . . . . چونکہ گرو دھاری لال نے اُٹھتے ہی کہا کہ مہاشہ دھرم پال نے ماس کھانے والوں کو کتوں سے مثال دی ہے کیونکہ یہ بڑھا ہے اس کی عقل ٹھکانے نہیں۔ ان کو **ماس کھانے والوں**

سور کے گوشت کی بجائے شیر کی مثال دینی چاہیے
تھی کیونکہ یہاں کے

برہمن کھشتری آدمی بھی ماس کھاتے ہیں

اور یہاں کے لوگ ماس نہیں چھوڑ سکتے۔ اس نے لوگوں کو یہ چاہیے کہ دوسروں سے ماس مول نہ لیں کیونکہ اس میں گئو ماس ہے۔ بلکہ آپ مار کر کھاتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ شاگرد جی [illegible] ہوئے اور کہا کہ

کھشتریوں کو ضرور ماس کھانا چاہیے

اور جب کہ بہت لوگ ماس نہیں کھائینگے اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔ ماس کھانے کے کارن ہی یہاں کے لوگوں پر مسلمان اتنا چڑھ نہیں سکتے۔ اس کے جواب میں میں نے کہا کہ کیا راجپوت نے بھی ماس کھا کر اپنی رکھشا کی تھی دشمنوں سے [illegible] کیا تھا؟ تو فوراً آپ نے کہا کہ ہاں

راجپوت وغیرہ بھی ماس کھاتے تھے

اور ضرور ہی کھاتے تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈاکٹر جی نے کہا کہ آپ نے آریہ ہو کے [illegible] جس میں سوامی دیانند (رگ [illegible]) جی نے خود [illegible] وغیرہ بنانے کا ذکر کیا ہے۔ اگر ایسا ہی درکار ہوتا تو وہ ہتھیاروں کے بنانے کی کیوں تلقین کرتے" وغیرہ۔ پرکاش کا [illegible] نمبر [illegible] ۱۳ دسمبر [illegible] (دیا [illegible]) [illegible] کا لفظ خصوصاً قابل لحاظ ہے۔

[illegible] آگے چلکر ایک اور صاحب اس [illegible] نمبر ۲ [illegible] گوشت کھایا جائے تو [illegible] گوشت لیا ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ [illegible] ہیں کہ ماس بھکشن کے متعلق پرتی ندھی سبھا نے [illegible] ویدک [illegible] کے حقیقی [illegible] آریہ سماج کی [illegible] ماس آہار [illegible] گوشت خور اور اس کے حمایت کرنے والے کے لئے [illegible] آریہ سماج میں [illegible] نہیں رہ سکتا۔" (صفحہ ۲۳)

اس پر دوسری پارٹی کا اخبار "آریہ گزٹ" ۳ دسمبر ۱۹۲۵ء رقمطراز ہے کہ صاحب موصوف نے فرمایا کہ "ماس کھانے کے الزام میں میں سمجھتا ہوں کہ اگر زیادہ سے زیادہ ۵۰ کالج پارٹی میں ہیں تو کم از کم ۱۲ اس پارٹی میں بھی ہیں۔ صرف اتنا ہی فرق ہے۔ دوسری بات میں جو کہا جاتا ہے کہ انہوں نے سبھا [illegible] ویدک [illegible] پاس کیا ہے یا نہیں اس کے لئے میں پوچھتا ہوں کہ کیا نہیں کہ کیا انہوں نے سبھا [illegible] کر کے یہیں پاس کیا ہے کہ ماس کھانا ویدانکول ہے! اگر ایسا نہیں کیا تو کہنے کی کیا ضرورت ہے کہ وہ یہ اعلان کریں کہ ماس کھانا خلاف وید ہے" (صفحہ ۸)

ماس پارٹی کا مطالبہ

یہ ہے کہ "جب آریہ سماج میں رشوت لینے والے پڑے ہوئے ہیں۔ جھوٹ بولنے والوں کی تعداد بھی کم نہیں تو ماس کی خاص تجویز کیوں لگائی جاتی ہے [illegible] کیوں کہا جاتا ہے کہ آریہ سماج کا سبھاسد ہونے کے لئے ماس کا نہ کھانا ضروری ہے۔ اگر ایسی شرط لگاؤ گے تو یہ بھی شرط کیوں نہ لگائی جائے کہ سماج کا پرادھیکاری بننے کے لئے رشوت نہ لینا جھوٹ نہ بولنا وغیرہ [illegible] بھی ہونی چاہئیں" (پرکاش [illegible] ۱۳ دسمبر ۱۹۲۵ء)

بات تو معقول ہے دیکھیں دوسری پارٹی اس کا کیا جواب دیتی ہے

غرض فیصلہ اس پر ٹھہرا ہے

کہ جب گوروکل (گھاس پارٹی) والے یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ کوئی رشوتی [illegible] آریہ سبھا کا ممبر نہ بنایا جائیگا تو کالج پارٹی (ماس پارٹی) سے کیوں کہا جاتا ہے کہ تم سبھا میں فیصلہ کرو کہ گوشت خوری ویدوں کی تعلیم کے خلاف ہے۔

ع

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیوں پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

آریوں کو چاہیے کہ مسیحیوں اور مسلموں پر گئو خوری کا اعتراض کرنے سے پیشتر اپنے گھر میں یہ فیصلہ کر لیں کہ گوشت خوری تعلیمات وید کے مخالف ہے یا موافق۔

اہل ہنود کی طاقت روپیہ تصرف میں ہے۔ یہ جہاں ہوں وہیں روپیہ جمع کر لیتے ہیں۔ اس پارٹی کے سالانہ جلسہ پر حسب اعلان آریہ گزٹ ۳ دسمبر ۱۹۲۵ء ایک لاکھ اکیس ہزار [illegible] سو روپیہ چندہ ہوا۔ سو اس میں سے ۹۶۸۲۲ روپیہ نقد ہیں۔ مگر آریہ سماج دھیر والی کے سالانہ جلسہ پر ۲۳ ہزار روپیہ جمع ہوا اس میں سے ۱۲ ہزار نقد ہے اور باقی وعدہ۔ پس ظاہر ہے کہ اس پارٹی زبردست ہے۔

لیکن سب سے زبردست مسیحی دین ہے جو کسی خوراک کو مذہب سے متعلق نہیں سمجھتا اور صفائی سے کہتا ہے کہ کھانا کسی کو خدا سے جدا نہ کریگا۔ پس اس نے ثابت کر دیا ہے کہ عالمگیر مذہب یہی ہے۔ کیونکہ جن ممالک میں لوگ گوشت خوری کے عادی ہیں اور بقول پنڈت جگت رام جی وہ اسے ترک نہیں کر سکتے وہ بھی مسیحی ہو سکتے ہیں اور سبزی خور بھی دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ کیونکہ کھانا پیٹ کے لئے ہے [illegible] پس بہتر تو عام [illegible] ہے کہ مسیحی مذہب کو قبول کریں اور ماس پارٹی اور گھاس پارٹی کے قضیہ کو بیٹھے بٹھائے حل کر سکتے ہیں۔ نہ سبزی خور گوشت خوروں سے جھگڑیں اور نہ [illegible] گوشت خوروں سے الجھیں۔

خان

سیٹھ حبیب کی حجاز کو روانگی

سیٹھ حبیب مالک سیاست لاہور ۱۰ دسمبر کی رات کو حجاز جانے کے لئے لاہور سے روانہ ہو گئے۔

تصحیف التحریف

یہ کردہ بالا نام کا ایک رسالہ تھوڑے دنوں میں طبع ہو کر پبلک میں آیا ہے۔ اس مضمون کے متعلق اگرچہ پہلے متعدد رسالے اور کتب مختلف زبانوں میں چھپ چکے ہیں مگر مذکورہ بالا رسالہ ان سب گذشتہ رسالوں اور کتب سے جو اب تک احاطۂ تحریر میں آئے ہیں گوئے سبقت لے گیا ہے اور کیوں نہ ہو۔ اس کا مصنف وہ مشہور و معروف بزرگ ریورنڈ مولوی سلطان محمد خان صاحب افغان ہیں جن کے نام نامی سے ہر کہ و مہ واقف ہے۔

اس رسالہ میں انہوں نے قرآن شریف کے متن تفاسیر اور احادیث صحیحہ سے ثابت کیا ہے کہ کتب مقدسہ توراۃ زبور صحائف انبیاء اور انجیل اور کتب عہد جدید اب تک تبدیلی و تحریف سے پاک ہیں اور کہ ہر ایک کتاب جیسی کہ ایک مرتبہ منجانب اللہ تسلیم کر لی جائے وہ ازروئے عقیدہ بائبل و قرآن تحریف و تبدیل سے باہر ہو جاتی ہے اور کوئی انسان کیسا ہی زور آور اور صاحب اقتدار کیوں نہ ہو اس کے ایک شوشہ یا نقطہ کو بدل نہیں سکتا۔

لائق مصنف نے تمام مضمون کو بڑی متانت اور دیانت سے ادا کیا ہے۔ نو مریدوں کے لئے عموماً اور محمدیوں میں بشارت دینے والوں کے لئے خصوصاً یہ رسالہ ایک عمدہ اور کارگر ہتھیار ہے۔ کیا اچھا ہو گا کہ ہمارے بزرگ مشنری صاحبان اس رسالہ کو مبشروں کے سالانہ امتحان کی فہرست میں جگہ دیں کیونکہ اس سے بلاشبہ ان کی واقفیت بڑھے گی اور زیادہ عمدہ طور سے وہ محمدی بھائیوں کو مسیح خداوند کی طرف رجوع کریں گے۔

اس رسالہ کو ہمارے عزیز نوجوان مسٹر ایم۔ کے خان صاحب نے (یادش بخیر) اپنے خرچ سے چھپوایا ہے۔ اور شروع میں ایک ضمیمہ دیا ہے جو بائبل مقدس کی عظمت کی نسبت ہے اور شہزادہ اخبار پیغام صلح کے ایک مضمون کو بھی نقل کیا ہے۔ جس سے رسالہ کی زینت دوبالا ہو گئی ہے۔ مع ضمیمہ رسالہ بڑی تقطیع کے ۱۲۴ صفحوں پر ختم ہوا ہے۔ کاغذ عمدہ اور خط خوشنما ہے۔

قیمت مع محصول ڈاک ۵ روپے

ملنے کا پتہ: مسیحی جلیسہ چھاپہ خانہ الہ آباد

نوٹ:۔ ہم اس وقت قارئین نورافشاں کی توجہ اس مضمون کی طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں جو کہ چند مہینوں سے بائبل کی اصلیت اخبار پر چھپ رہا ہے ہم اس مضمون کی تعریف کر نہیں سکتے۔ یہ ایسا عقیدہ اسلامی اور ہر ایک مبشر کے نزدیک ہے کہ چاہیئے کہ ہر ایک واعظ اپنے کتب خانہ کو اس سے آراستہ کرے اور اس کا مطالعہ کرے۔ یہ مضمون بائبل کے مخالفوں کو جو کہ اس کی اصلیت اور معتبر ہونے کے قائل نہیں ہیں اور خدا کے بیٹے کے منکر ہوں یا محمد بالکل لاجواب کر دیتا ہے۔ چاہیئے کہ یہ رسالہ مدارس علم الٰہی کے طلباء کے کورس میں جگہ پائے۔ مگر کیا ہمارے بزرگوار ریورنڈ غلام مسیح صاحب اس کو رسالہ کی صورت میں نکالیں گے؟ اگر وہ ایسا کریں تو مسیحی دنیا پر بڑا احسان کریں گے۔

راقم
ق۔ خ

خان بہادر مخدوم مرید حسین سجادہ نشین ملتان نے میکلیگن انجینئرنگ کالج پنجاب کے ہوسٹل کے لئے پندرہ سو روپے دیئے ہیں۔

(عام)

خبریں

پٹنہ ۱۵ دسمبر۔ مونگھیر میں ہندو مسلم فساد کے متعلق اخبارات میں جو اطلاع شائع ہوئی ہے اس کے متعلق اسپیشل ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو سرکاری طور پر مطلع کیا گیا ہے کہ گزشتہ شام ایک بارات کو مسجد کے سامنے سے گذرتے وقت باجہ بجانے سے روکا گیا تھا۔ شہر کے ہندوؤں نے مسلمانوں کی اس حرکت پر برا منایا اور مسجد کے باہر ایک موسیقی پارٹی ہوئی۔ پولیس کو وقت پر اس اشتعال انگیز کارروائی کی اطلاع ملی۔ اور اس طرح فساد کو روک دیا گیا۔

(ہندوستان ٹائمز)

کراچی ۱۲ دسمبر۔ کراچی میونسپلٹی کے اجلاس میں ایک ممبر مسٹر نرسنداس آنند جی نے ایک گرما گرم بحث کے دوران میں ایک دوسرے ممبر مسٹر آلم کی کمزوری کو اچھا ڈیم فول۔ اس پر صاحب صدر نے مسٹر نرسنداس کو اپنے الفاظ واپس لینے یا اجلاس سے چلے جانے کو کہا۔

مسٹر نرسنداس نے کہا کہ اشتعال کے ماتحت تو قتل بھی معاف ہو جاتا ہے میں نے یہ لفظ سخت اشتعال دلائے جانے پر کہے تھے۔ آخر کار مسٹر نرسنداس کے طرز عمل کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر اجلاس ملتوی کیا گیا۔

(ر)

تازہ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ لاہور شہر کے چند مسیحی ہندوؤں کو میونسپل کمیٹی کا ممبر نامزد کرنے والی ہے۔

(عام)

لاہور میں ہمدردی کی زندہ مثال پر چار سو بہت کچھ نونیا نہ کمیں ہو رہے ہیں۔ مزدوری عوارض کی بھی شکایت ہے۔

(عام)

حیدرآباد سندھ بستہ ۵ میں ہندؤوں کے خلاف پراپیگنڈہ کے نتیجہ کے طور پر ہندو کے مسلم ہمسایوں کی طرف سے کھلے بندوں کیا جا رہا ہے ایک نازک صورت معاملات پیدا ہو گئی ہے مذہب خطرہ میں کی پکار مچائی جا رہی ہے اور جاہل مسلم عوام کو یہ دکھایا جاتا ہے کہ وہ ہندؤوں کو سبق سکھائیں مسلمانوں کو کافر اور اسلام کے دشمن بتایا جاتا ہے۔ ہندؤوں کو بائیکاٹ کرنے کا پروپیگنڈا بھی جاری ہے۔ لیکن اس وقت تک تعصبات میں کوئی ناخوشگوار حادثہ نہیں ہوا بعض دیہات میں جہاں مسلمانوں کی بہت بھاری کثرت ہے۔ ہندو اپنے آپ کو غیر محفوظ خیال کرتے ہیں۔

(ہندو مسلم)

رنگون ۱۰ دسمبر۔ عام انتخابات کے بعد آج برہما لیجسلیٹو کونسل کا پہلا اجلاس منعقد ہوا سر ہارکورٹ بٹلر صدر نشین تھے۔ سوائے سات کے تمام ممبر موجود تھے۔ منتخب شدہ ممبران میں سے ۲۲ سابقہ کونسل کے ممبر تھے۔ پبلک گیلری بھی بالکل پر تھی۔ حلف لئے جانے کے بعد مسٹر یو بین ماؤنگ قوم پرست نے تحریک پیش کی کہ سابق ملک برہما سرکار ایکٹ کی تجویز (جس کی اجازت نہیں دی گئی) اہم معاملہ پر بحث کرنے کے لئے کونسل کا اجلاس ملتوی کیا جائے۔

کونسل کا اجلاس کل تک ملتوی کیا گیا۔

سابق وزیر جنگلات مسٹر ہو پر کونسل میں قوم پرست پارٹی کا لیڈر منتخب ہو گیا ہے۔ سو رابی اور یو موم ہورڈ مقرر ہو اپنے ڈپٹی مقرر کر لئے۔ مسٹر ڈی گلتیول انڈیپنڈنٹ پارٹی کے لیڈر ہیں۔

(رائٹر)

کرسمس کے لئے تحائف

کرسمس کارڈ اُردو

سفید کارڈ سادہ آیت و نظم	ار ۵ پائی
” ” ”	ار ۵ پائی
گلابی ” ”	ار ۵ پائی
آسمانی ” ”	ار ۵ پائی
جامنی ” ”	ار ۵ پائی
پھولدار رنگین ۱۰ انچ x ۸ انچ آیت و نظم	ار
” ۱۰ انچ x ۶ انچ نظم	ار ۵ پائی

۱۲ مختلف رنگوں کے اور مختلف صورت پھول و نظم ۸ x ۱۰ انچ عمر

مختلف قسموں کے کارڈ۔ درمیان میں آیت اور رنگین پھولدار حاشیہ ۵ x ۸ انچ فی کارڈ ۵ پائی

مسیح کا نمونہ کپڑا ۱ روپیہ **مسیحی کا سفر** مجلد خالی ۲۰

مسیح کے خون کے سبب سے مخفوظ شدہ

روح سے معمور تہ کی۔ کپڑا ۱۰ عمر

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات کپڑا ۱ عمر

طریق دعا مشمول تذکرۃ المومنین حصہ دوم کپڑا ۱ عمر

طریق تسلیم۔ از الہ آباد صاحب کپڑا ۱ عمر

تحفۃ المستورات جلد ۱۰ از اے۔ ایل۔ او۔ ایم ۵ عمر

تواریخ المسیح حصہ دوم مسیح کی پیدائش کا حال ۲۰ عمر

یسوع مسیح کا احوال مشمول کپڑا ۳ عمر

یسوع مسیح کی تعلیم مشمول برہم بدنگ چمڑا ۱ عمر

ایک ہندو کا مسیحی ہونا کپڑا ۱ **حیات المسیح** ۱۲ عمر

عبدالمسیح ولد اسحاق کنڈی ۱ عمر

خدا کی پرستش کا بھید ۳ عمر

عوت پیشال مشمول کپڑا ۱ عمر

ملنے کا پتہ سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور

باجلاس لالہ جگن ناتھ صاحب بی اے سب جج بہادر درجہ چہارم نارووال

اللہ دتہ ولد فتو ذات قوم شیخ ساکن نارووال مدعی

بنام

جانکا ولد ... قوم عیسائی ساکن خانیوال چک نمبر ۲۰ ڈیرہ تحصیل و ضلع سرگودھا مدعا علیہ

دعوی ما ۱۳۵ روپیہ

اشتہار بنام مدعا علیہ۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

مقدمہ مندرجہ بالا میں درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ پر حسب طریق تعمیل نہیں ہو سکتی لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور ۲۳ کو حاضر عدالت ہو کر اصالتاً یا وکالتاً مقدمہ کی پیروی کا جواب دہی نہ کریگا تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی۔

بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۹۲۹ء کو جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم مجلس و مہر عدالت

بلا لائسنس گاؤکشی کرنے کا مقدمہ

مسٹر وارڈ اسپیشل مجسٹریٹ نے پانی پت کے مقدمہ میں بلا لائسنس گاؤکشی کا فیصلہ دیتے ہوئے دو ملزمان کو بری کر دیا اور دو ملزمان برکت و جلال کو ۱۰-۱۰ روپے جرمانہ کیا۔ جرمانہ فی الفور داخل کر دیا گیا۔ اس مقدمہ میں بھی جلد اپیل دائر ہونے کی امید ہے۔

(عام)

نور افشاں کے لئے سرگرمی سے خریدار دیجئے۔

ورنیکلر سکولوں میں ترقی

اشاعت تعلیم کا صحیح معیار یہ ہے کہ ورنیکلر سکولوں کی تعداد کو مدنظر رکھا جائے۔ ذیل کے نقشہ سے وہ اضافہ ظاہر ہوگا جو صوبہ پنجاب کے ورنیکلر سکولوں کی تعداد میں گذشتہ پانچ سال کے اندر ہوا:-

	۱۹۲۱	۱۹۲۲	۱۹۲۳	۱۹۲۴	۱۹۲۵
سالم مڈل سکول	۱۶۸	۲۳۱	۲۵۵	۲۸۲	۳۱۱
لوئر مڈل سکول	۴۰۰	۴۳۶	۴۳۱	۵۸۵	۸۳۰
پرائمری سکول	۵۳۶۹	۵۶۲۶	۵۷۳۸	۵۶۶۹	۵۵۲۲
میزان	۵۹۶۸	۶۲۹۵	۶۴۴۳	۶۵۴۹	۶۷۱۰

جبری تعلیم کا نفاذ

صوبہ بھر میں ناخواندگی دور کرنے کی کوششیں بہت حد تک بار آور ہوئی ہیں جو زیادہ تر جبری تعلیم کے نفاذ پر موقوف ہے۔ لازمی تعلیم کی اشاعت میں بتدریج ترقی ہوئی ہے۔ ایکٹ پرائمری تعلیم پنجاب ۱۱ مارچ ۱۹۱۹ء میں پاس ہوا۔ اس ایکٹ کی رو سے "مقامی جماعتیں" یعنی میونسپلٹیوں، ڈسٹرکٹ بورڈوں اور مشتہرہ رقبوں کو اختیار ہے کہ وہ گورنمنٹ کی منظوری سے اپنے اپنے حلقوں میں جبری تعلیم نافذ کر سکیں۔ البتہ لڑکیوں کو اس طریق سے مستثنےٰ کیا گیا۔ اس کے دائرہ اثر میں صرف وہ لڑکے آسکتے ہیں جن کی عمر چھ سال سے زیادہ اور گیارہ سال سے کم ہو

جب کسی مقامی جماعت کو اپنے حلقہ میں جبری تعلیم کے ایکٹ کے نفاذ کی ضرورت ہو تو اس کیلئے لازمی ہے کہ وہ اس مطلب کے لئے ایک باضابطہ جلسہ منعقد کرے اور اس میں کم از کم چار ممبروں کی کثرت رائے سے اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پاس کیا جائے کہ حلقہ مذکور میں جبری تعلیم نافذ ہونی چاہئے۔ بعد ازاں اس ریزولیوشن کو اپنی حدود میں اس غرض سے شائع کرے کہ اگر کسی شخص یا اشخاص کو اس کے خلاف اعتراض ہو تو اس کا پتہ لگ سکے۔ ریزولیوشن مذکور کی تاریخ اشاعت سے تیس دن کے اندر ہر شخص مجاز ہوگا کہ وہ اپنا اعتراض تحریری صورت میں "مقامی جماعت" مذکور کے پاس پیش کرے اور مقامی جماعت کا فرض ہوگا کہ وہ اس اعتراض پر غور کرنے کے لئے ایک خاص جلسہ منعقد کرے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر کوئی اعتراض موصول نہ ہو یا اگر موصول ہو اور دوران جلسہ میں ⅔ حاضر ممبروں کی کثرت رائے اس اعتراض کو ناکافی قرار دے تو مقامی جماعت اپنی تجاویز معہ ایسے اعتراضات کے (اگر کوئی ہوں) اور ان اعتراضات پر اپنے فیصلہ کے "مقامی گورنمنٹ" کی خدمت میں ارسال کریگی۔ اس قسم کی عرضداشتیں ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر، انسپکٹر مدارس اور صاحب کمشنر کی وساطت سے ارسال کی جاتی ہیں۔ کسی میونسپلٹی یا قصبہ، یا رقبہ مشتہرہ کی کمیٹی کی صورت میں عرضداشت کے ہمراہ مطلوبہ نقشہ جات بھی ارسال کئے جاتے ہیں۔ جب لوکل گورنمنٹ کی منظوری موصول ہو جائے تو مقامی جماعت ایکٹ مذکور کو نافذ کریگی۔ اگر مقامی جماعت چاہے تو گورنمنٹ کی پیشتر حاصل کردہ منظوری سے ایکٹ مذکور کے مقاصد کو عملی صورت دینے کے لئے قواعد و ضوابط مرتب کر سکتی ہے۔

سب سے پہلے میونسپلٹی ملتان نے جبری تعلیم نافذ کی

جبری تعلیم کے میدان میں میونسپلٹی ملتان نے سب سے پہلے قدم اٹھایا۔ وہاں یکم اپریل ۱۹۲۰ء سے جبکہ وہ تعلیمی لحاظ سے صوبہ کا سب سے پسماندہ حصہ تھا جبری تعلیم شروع کی گئی اور اب جبری تعلیم میں اسکی کامیابی دیگر میونسپلٹیوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ ملتان کے بعد میونسپلٹی لاہور نے ۶ ماہ کے بعد جبری تعلیم کا قانون نافذ کردیا۔ اس وقت ۵۹ نئے قصباتی رقبوں نے اپنی حدود میں جبری تعلیم جاری کر رکھی ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں میں سب سے پہلے ڈسٹرکٹ بورڈ رہتک نے جبکہ راؤ بہادر چودھری لال چند وہاں وائس چیئرمین تھے ۱۹۲۱ء میں چھ رقبہ ہائے سکول جبری تعلیم نافذ کی۔ اس کے بعد ضلع منٹگمری نے دیہاتی رقبوں میں اشاعت تعلیم کے لئے جبری اصول اختیار کیا۔ اس وقت صوبہ کے ۹ ضلعوں میں ۸ ضلعے ایسے ہیں جہاں ۱۱۸ دیہاتی سکولوں کے رقبوں میں جبری تعلیم نافذ ہو چکی ہے۔ "رقبہ سکول" میں وہ رقبہ شامل ہے جو مرکزی سکول سے ۲ میل کے فاصلے کے اندر واقع ہو گویا ایک رقبہ سکول میں ایک سے زیادہ گاؤں شامل ہو سکتے ہیں۔

انبالہ اور ملتان ڈویژن پہلے صوبہ میں سب سے پیچھے تھے۔ اب جبری تعلیم کے لحاظ سے وہ اول نمبر پر ہیں۔ انبالہ میں ۱۴۰ دیہاتی اور ۱۰ میونسپل اور ملتان میں ۱۰۳ دیہاتی اور ۱۸ میونسپل رقبے جبری تعلیم کے زیر اثر ہیں۔ اس کے بعد ڈویژن لاہور کا درجہ ہے جس کے ۸۷ دیہاتی اور ۲ میونسپل رقبوں میں لازمی تعلیم ہے۔ چوتھے نمبر پر راولپنڈی ڈویژن ہے جس میں ۲۲ دیہاتی رقبے جبری تعلیم کے دائرہ نفاذ میں ہیں۔ لیکن اس کے کسی میونسپل رقبہ میں

بجز چند تعلیم نہیں ہے۔ ڈویژن جالندھر کا درجہ سب سے آخر ہے جس کے صرف ۴ میونسپلٹیوں میں جبری تعلیم جاری ہے۔

اگر مختلف ضلعوں کا مقابلہ کیا جائے تو جبری تعلیم کے لحاظ سے ضلع [illegible] سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہے جس میں ۹۰ دیہاتی اور کل قصباتی رقبے جبری تعلیم کے ماتحت ہیں۔ ضلع شملہ نے بھی اپنے نصف رقبے سے زیادہ حصہ میں جبری تعلیم شروع کر دی ہے۔ گو خاص شملہ میں اس کے متعلق ابتدائی کارروائی زیر غور ہے۔ انبالہ اور ملتان ڈویژن میں ہر ایک ڈسٹرکٹ بورڈ نے متعدد رقبہ ہائے سکول میں جبری تعلیم نافذ کر دی ہے۔ جالندھر ڈویژن کے کسی ڈسٹرکٹ بورڈ نے ابھی تک جبری تعلیم نافذ نہیں کی اور لاہور ڈویژن میں [illegible] اور سیالکوٹ کے سوا ہر ایک ڈسٹرکٹ بورڈ نے تعلیمی معاملہ میں جبر کے اصول کو عملی طور پر تسلیم کیا ہے۔ راولپنڈی ڈویژن میں صرف گجرات اور شاہپور کے ڈسٹرکٹ بورڈوں نے اپنی حدود میں جبری تعلیم جاری کر رکھی ہے۔ غرضیکہ بحیثیت مجموعی جبری تعلیم کی اشاعت میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ اس وقت ۴۰ میونسپلٹیوں اور ۱۵۰۰ دیہاتی رقبہ ہائے سکول میں جبری تعلیم نافذ ہے۔ گذشتہ سال میں ان کی تعداد بالترتیب ۲۲ اور ۵۰۰ تھی۔

جبری تعلیم کے لئے گورنمنٹ کی مالی امداد

جبری تعلیم کی تحریک کو تقویت دینے کے لئے گورنمنٹ مالی امداد دیتی ہے۔ اس نے ذمہ لیا ہے کہ میونسپلٹیوں اور رقبہ ہائے خورد اور رقبہ ہائے مشتہرہ کی کمیٹیوں کی صورت میں زائد اخراجات کا نصف حصہ اس شرط سے کہ [illegible] فی طالب علم خرچ [illegible] روپیہ سے متجاوز نہ ہو اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی صورت میں گورنمنٹ کا ہر ایک ضلع کے مطالبہ [illegible] میں ذمہ داری کے لحاظ سے [illegible] تعلیم کے لئے مقرر ہے۔

صوبہ میں ناخواندگی دور کرنے کی جو تجویز [illegible] محکمہ کوآپریٹو کی مساعی جمیلہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ تعلیمی کوآپریٹو سوسائٹیوں نے اشاعت تعلیم کے لئے ایک دل خوش کن اور موثر ذریعہ اختیار کیا ہے۔ یعنی سوسائٹی کے ممبر اقرار کرتے ہیں کہ وہ اپنے لڑکوں کو مدرسہ میں نہیں بھیجیں گے تو وہ ایک خاص رقم جرمانہ کی ادا کریں گے۔ اگر یہ تجربہ صوبہ بھر میں عمل کیا گیا تو اشاعت تعلیم میں حیرت انگیز ترقی ہوگی۔ گورنمنٹ پنجاب کی تعلیمی پالیسی "آگے بڑھے چلو" کے الفاظ میں مضمر ہے۔ تعلیمی میدان میں صوبہ بتدریج ترقی کر رہا ہے اور گذشتہ ترقی کی بنا پر بوثوق کہا جا سکتا ہے کہ صوبہ کا تعلیمی [illegible] پنجاب کے شاندار مستقبل میں [illegible] ثابت ہوگا۔

اشتہار ضروری

ناظرین نور افشاں کی خدمت میں یہ عرضداشت [illegible] عرض کرتا ہے میرا [illegible] جس کی عمر تخمیناً ۲۰ یا ۲۲ برس کی ہے۔ رنگ گورا قد میانہ [illegible] ہوئی۔ آنکھیں درمیانی پوشاک اکثر [illegible] اور کوٹ اور صافہ پہنتا ہے۔ [illegible] قریب تین یا زیادہ سال [illegible] ہے اور اس کی ایک ٹانگ میں ٹخنے سے اوپر [illegible] اور [illegible] پر ایک نشان چیچک کا ہے اور نام جیمس پرسی جارڈن ہے جو کہ عرصہ دو سال سے گھر سے غائب ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کا پتہ ملے تو خاکسار کے پاس اسکا پتہ بھیج دیجئے میں تہ دل سے شکر گذار ہونگا اور خدا باپ آپ کے [illegible] کو برکت دیگا۔

میں ہوں آپ کا ڈی سی جارڈن

معرفت زنانہ ہسپتال جیل منڈی آگرہ

بورڈنگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے جس نے ابتدائی تعلیم کو [illegible] اور سکول بنانے کی غرض سے [illegible] کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین انکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بہتر ہو گیا ہے۔ خرچ خوراک اور [illegible] سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس [illegible] سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے [illegible] فی طالب علم [illegible] کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ [illegible] چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے [illegible] پرنسپل [illegible] صاحب سکول [illegible] سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول [illegible] مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے قریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور [illegible] مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق [illegible] بورڈنگ ہاؤس خوشنما کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوشنما تالاب اور عبادت کے لئے ایک گرجا گھر [illegible] کرتے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ

ضلع گورداسپور

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں [illegible] لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور باہتمام [illegible] صاحب پرنٹر چھپا